جلد ۲۶ | مورخہ ۱۹ شعبان ۱۳۵۷ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۳۸

ظالم کون ہے اور مظلوم کون؟

احرار کے قادیانی ایجنٹوں نے اپنے عام لوگوں کی نہ صرف ہمدردی حاصل کرنے کے لئے بلکہ ان کی جیبیں خالی کرانے کے لئے بھی مظلومیت کا نقاب اوڑھ کر ایسے اخبارات میں نمودار ہونا شروع کیا ہے جو جماعت احمدیہ کے خلاف بڑے سے بڑے جھوٹ اور افتراء کو بلا چون وچرا درست تسلیم کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور بغیر سوچے سمجھے۔ اور بغیر عقل و فکر سے کام لئے جو چیز بھی جماعت احمدیہ کے خلاف انہیں ملے اسے شائع کرنا اپنا بہت بڑا کارنامہ خیال کرتے ہیں:۔

چنانچہ اخبار "زمزم" لاہور نے جو حال ہی میں جاری ہوا ہے۔ اپنے ۲۷۔ستمبر کے پرچہ میں "قادیان کے مظلوم مسلمانوں کی اپیل" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں چند ایسے لوگوں نے جو نہایت ادنےٰ حیثیت رکھتے اور شروع سے احرار کے اس لئے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں۔ کہ وہ کبھی کبھی ان کے مونہہ میں ایک آدھ لقمہ ڈال دیتے ہیں۔ "برادران اسلام" سے یہ رونا رویا ہے۔ کہ:۔

"آپ لوگوں سے پوشیدہ نہیں۔ کہ ہم لوگ جس بستی میں رہتے ہیں۔ وہاں کثرت مرزائیوں کی ہے۔ جن کے خلیفہ مرزا محمود احمد سے ہم مظلومین خائف ہیں۔ ہمارے کاروبار بائیکاٹ کے ذریعہ بند کر دیئے گئے ہیں۔ اور ہمیں روٹی تک سے محتاج کرنے کی پوری سعی کی جارہی ہے۔ صرف بائیکاٹ پر ہی بس نہیں۔ بلکہ طرح طرح کے مقدمات میں ہمیں پھانسا جا رہا ہے۔ پہلے چھیڑوں کے متعلق مقدمات چل رہے ہیں۔ جن پر ہم غریبوں کے ہزاروں روپے خرچ ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ یکایک ابھی وہ مصیبت ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ ایک اور مصیبت ہم پر نازل ہوئی۔ اور ہمارا قبرستان روک دیا گیا۔

مجلس احرار نے ہر آڑے وقت میں ہماری امداد کی۔ لیکن احرار لیڈروں کے خلاف اس وقت تین مقدمات چل رہے ہیں۔ اور احرار جماعت ان مقدمات کی پیروی میں الجھی ہوئی ہے۔ اور ہمیں شرم آتی ہے۔ کہ ان پر مزید بوجھ ڈالا جائے۔ اس لئے عام مسلمانوں سے ہماری استدعا ہے کہ آپ جس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہماری امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں زر اعانت میاں عبد اللہ قریشی قادیان کے نام پر روانہ فرمائیں"

ان سطور کا ایک ایک لفظ سر تا سر غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خاندان کے خلاف بدزبانی کرنے کرانے کے یہی لوگ ذمہ وار ہیں۔ مقدمات انکی طرف سے کئے گئے اور کئے جارہے ہیں۔ قادیان کے قدیم قبرستان سے جماعت احمدیہ کو انہوں نے نکالا۔ اور گرفتار کرایا۔ اب جماعت احمدیہ کی عید گاہ میں جو خاندان حضرت مسیح موعود کی ملکیت ہے۔ ان لوگوں نے ناجائز مداخلت کر کے مقدمہ چلوا رکھا ہے۔ مگر باوجود اسکے آپ اپنے آپکو مظلوم کہتے ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ چونکہ عام مسلمان احرار کی اصل حقیقت سے اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں۔ اور کوئی شریف مسلمان اُنہیں نہ تو مونہہ لگانے کے لئے تیار ہے اور نہ ان کی جھولی میں کچھ ڈالنے کے لئے۔ اس لئے انہوں نے اپنے قادیانی ایجنٹوں کو روپیہ بٹورنے کا یہ نیا ڈھنگ سکھایا ہے۔ لیکن ہر شخص جو احرار کے اس فتنہ سے واقف ہے جسے انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف کھڑا کیا۔ وہ یہ بھی اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ قادیان کے وہ لوگ جو آج اپنی مظلومیت کا اظہار کر رہے ہیں۔ باوجود ان احسانات سے لدے ہوئے ہونے کے۔ جو خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان پر ہوتے رہے۔ انہوں نے محسن کشی۔ اور فتنہ پردازی کی کیسی کیسی شرمناک مثالیں پیش کی ہیں۔ پھر باوجود نہایت قلیل اقلیت میں ہونے کے انہوں نے احرار اور بعض سرکاری افسروں کا شہہ پا احمدیوں پر جو جو مظالم کئے۔ جس جس رنگ میں ان کے دل دکھائے۔ اور جس جس طریق سے ان کے لئے سامانِ اذیت مہیا کیا۔ وہ ایک نہایت ہی رنجدہ داستان ہے۔ اور جب بھی وہ وقت یاد آتا ہے۔ دِل غم۔ اور اندوہ سے بھر جاتا ہے:۔

اگرچہ ان المناک واقعات کا الفاظ میں پورا نقشہ کھینچنا ممکن نہیں۔ تاہم ان کا نہایت سادے اور مختصر الفاظ میں ذکر بھی چونکہ ایسا نہیں۔ جو کسی شریف انسان کو متاثر کئے بغیر رہ سکے۔ اس لئے چند واقعات بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ انصاف پسند اصحاب بآسانی اس نتیجہ پر پہونچ سکیں گے۔ کہ قادیان میں جہاں جماعت احمدیہ کی بہت بڑی اکثریت ہے۔ جو جماعت احمدیہ کا مقدس مذہبی مقام ہے جس کی شہرت اور ترقی کا سارا دارومدار جماعت احمدیہ پر ہے۔ وہاں احمدیوں پر کیسے کیسے شرمناک مظالم کئے گئے۔

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطاب جماعت احمدیہ سے

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

(۱) اللہ تعالےٰ نے جس عظیم الشان خدمت کا موقعہ جماعت احمدیہ کو دیا ہے۔ وہ دنیا کے پردہ پر بہت ہی کم قوموں کو نصیب ہوا ہے ؛

(۲) مگر جس قربانی کا اس جماعت سے مطالبہ ہے۔ وُہ بھی بہت کم جماعتوں سے ہوا ہے۔ اور وہ قربانی صبر ہے۔ یعنی استقلال اور ہمت سے ایک ایسے نتیجہ کا انتظار جو گو یقینی ہے۔ مگر نسبتاً لمبے عرصہ کے بعد ظاہر ہونے والا ہے ؛

(۳) مگر اس امتحان میں ایک قوم ہم سے پہلے کامیاب ہو چکی ہے۔ اور وہ مسیحیوں کی قوم ہے۔ انہیں کامیابی تین سو سال کے بعد ہوئی جس عرصہ میں لاکھوں عیسائی قتل کیا گیا۔ لاکھوں وطن سے بے وطن ہوا۔ لاکھوں کے مال و اسباب لوٹ لئے گئے۔ صدی کے بعد صدی آئی۔ لیکن اس قوم نے ہمت نہ ہاری۔ آخر تین سو سال بعد فقیری کی گدڑی پھینک کر بادشاہت کا خلعت پہنا۔ اور آناً فاناً سب دنیا پر چھا گئی اسی لمبے انتظار کا نتیجہ تھا۔ کہ وُہ اس قدر لمبے عرصہ تک حکومت کرنے کے قابل ہو گئی ؛

(۴) جماعت احمدیہ کے انتظار کا زمانہ تو اس سے بہت کم ہے۔ پھر کیا ہمارا صبر پہلے مسیح کی امت سے زیادہ شاندار نہیں ہونا چاہیئے ؛

(۵) ہمارے مسیح نے جو معجزات دکھائے۔ وہ پہلے مسیح سے بہت زیادہ اور زیادہ اہم ہیں۔ پھر کیا ہمارے ایمان ان سے بہت زیادہ قوی نہیں ہونے چاہئیں۔ اور کیا اسی کے مطابق ہماری قربانیاں بڑھی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں ؛

(۶) مگر اے عزیزو مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس دفعہ یعنی تحریک جدید کے دوسرے دَور میں جماعت نے اس طرح قربانی پیش نہیں کی۔ جس طرح کہ اس نے پہلے دَور میں پیش کی تھی ؛

(۷) آج تحریک جدید کا کام محض اس وجہ سے رک رہا ہے۔ کہ بعض دوستوں نے اپنے وعدے پورے کرنے میں سستی دکھائی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سستی کمیٔ ایمان کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ محض بھول چوک کی وجہ سے ہے ؛

(۸) پس میں تمام دوستوں کو ان سب کو جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا تھا۔ اور ان سب کو جن کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت کی چنگاری سلگ رہی ہے۔ گو وہ عہدہ دار نہیں کہتا ہوں۔ کہ کمر کس کر کھڑے ہو جائیں۔ اور گھر بہ گھر پھر کر ان دوستوں سے چندے وصول کریں۔ جو وعدہ تو کر چکے ہیں۔ مگر ابھی انہوں نے ادا نہیں کیا ؛

(۹) گذشتہ سالوں کے بقائے ملا کر ستر ہزار کے قریب وعدوں کی وصولی باقی ہے۔ پس یہ کام معمولی نہیں۔ آپ کی رات دن کی تگ و دو کو چاہتا ہے۔ کیونکہ وعدوں کی وصولی کی تاریخ میں دو ماہ سے بھی کم اب باقی ہیں ؛

(۱۰) آپ کی یہ محنت رائگاں نہ ہوگی۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل آپ پر جو وصولی کریں گے نازل ہوں گے۔ اور ان پر بھی جو میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے فوراً اپنے وعدے پورے کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ

(۱۱) دوستوں کو یہ بھی چاہیئے کہ وُہ ساتھ کے ساتھ دعائیں بھی کرتے جائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان پر اپنے خاص فضل فرمائے۔ جو وعدے پورے کرنے والے ہیں۔ اور ان کی سستی کو دور کرے۔ جو شامتِ اعمال کی وجہ سے ابھی اس نعمت کو حاصل نہیں کر سکے۔ کیونکہ آخر وہ ہمارے بھائی ہیں۔ اور ان کی سستی ہم پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اور اگر خدا تعالےٰ انہیں بخشے۔ تو یہ ہمارے لئے ویسا ہی خوشی کا موجب ہے۔ جیسا کہ اس نے ہمیں بخشا ؛

الکتابُ وَالحکمة

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۲۱۶) رجم اور تازیانہ

اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (نور)

قرآن مجید میں زانی اور زانیہ کی سزا سَو سَو تازیانے ہیں۔ جو سختی سے لگنے چاہئیں۔ اور لوگوں کے سامنے یہ سزا ہونی چاہیئے۔ تاکہ عبرت کا موجب ہو۔

کئی مولوی صاحبان اصرار کرتے ہیں کہ یہ کنواروں کا ذکر ہے۔ اگر بیاہے ہُوئے ہوں۔ تو رجم کی سزا ہے۔ جب پوچھا جائے۔ کہ قرآن نے جب ایک حد بیان کی۔ دوسری کیوں نہ کی۔ تو فرماتے ہیں۔ کہ ایک آیت نازل ہوئی تھی۔ مگر وُہ منسوخ التلاوت ہو گئی۔ اگرچہ حکم اس کا چلتا ہے۔ حکم منسوخ نہیں ہُوا۔ صرف اس کا پڑھنا بند ہو گیا ہے۔ وُہ یہ آیت ہے۔ الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما نکالاً من اللہ۔ یہ آیت میں نے اکثر سُنی ہے۔ اور بعض کتابوں میں پڑھی بھی ہے۔ مگر میں قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ اگرچہ میں عربی دان نہیں ہوں۔ تاہم آتا پھر بھی مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ خدا کا کلام تو کیا کسی فصیح بلیغ انسان کا کلام بھی نہیں۔ اگر میرا اعتبار نہ ہو۔ تو خود اپنے دل سے پوچھ لیں۔ مجھے تو یہ فقرہ ایسا بھدا دکھائی دیتا ہے۔ کہ شاید الفیل ما الفیل وما ادرٰک ما الفیل کے بعد یہ دوسرے نمبر پر رکھا جانے کے قابل ہے۔ قرآن مجید کی عبارت اگر ایک موتیوں کی لڑی معلوم ہوتی ہے بھلا الشیخ والشیخة کا اس کے ساتھ کیا مقابلہ؟ واللہ یہ فقرہ پڑھ کر گھن آتی ہے۔ چہ جائیکہ یہ قرآن کا حصہ یا کلام الٰہی محسوس ہو۔ الشیخ اور الشیخة کے الفاظ تو ناقابل برداشت تھے ہی مگر یہ معاً بعد زنیا تثنیہ کا ایک صیغہ ایسا عجیب آیا ہے۔ کہ اس نے فصاحت بلاغت اور لطافتِ کلام کا خون کر کے رکھ دیا۔ خیر یہ تو اپنی اپنی رائے ہے لیکن رجم کے متعلق یہ عرض ہے۔ کہ وُہ ہُوا اور ضرور ہُوا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم سے ہُوا۔ اس لئے کہ آپ بھی شارع تھے۔ جیسے اور بادشاہ محل ومقام کے لحاظ سے سزاؤں میں تغیر و تبدل کر سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اختیارات حاصل تھے۔ عرب کی بدکاری کو روکنے کے لئے اس وقت حضور نے یہی مصلحت دیکھی۔ کہ بعض کو رجم کیا جائے۔ مگر قرآن کی حد ہر زمانہ میں قائم ہے۔ اور حضور والی حد ضرورت اور محل کے لحاظ سے حکام وقت اختیار کر سکتے ہیں۔ رہا بعض کا یہ اعتراض کہ لونڈیوں پر جب نصف حد جاری ہو گی تو پھر رجم کا نصف کیا ہو گا۔ چونکہ وُہ ناممکن ہے۔ اس لئے رجم کی حد ہی غلط ہے سو اس کا جواب یہ ہے کہ جب مختص الملک اور مختص الزمان حالات میں کوئی حکومت رجم کو بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنّت کی پیروی میں ضروری سمجھے۔ تو وہاں رجم کا نصف سَو دُرّے ہوں گے۔ اور سَو دُرّوں کا نصف پچاس دُرّے ہوں گے۔ آخر عقل اور تفقہ بھی تو استعمال کرنا ضروری ہے۔

یہ رجم اور سَو تازیانوں کی حد اسی طرح ہیں۔ جس طرح کہ واللذان یاتیانها منکم فاٰذوهما۔ میں یہ حکم ہے۔ کہ دو مرد فعل بد کریں۔ تو مناسب حال سزا دے دیا کرو۔ لیکن جب یہی بدکاری لوط کی بستیوں میں بکثرت ہو گئی۔ تو خدا تعالیٰ نے وُہ بستیاں ہی غرق کر دیں۔ اور سب کو رجم کر دیا۔ سو عام سزا تو زنا کی سَو تازیانے ہی ہے۔ لیکن جب کسی ملک یا قوم میں یہ بدکاری بڑھ جائے۔ اور اس کو خاص سختی سے روکنا مصلحت ہو۔ تو پھر حکومت کو اختیار ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم والی سزا کچھ مدت کے لئے جاری کر دے۔ کیونکہ یہ بھی تو حکم ہے۔ کہ جو باتیں رسول اللہ تجویز کریں۔ وُہ بھی عمل کے لئے ہوتی ہیں مثلاً شراب کہ قرآن مجید میں حرام تو کی گئی۔ مگر حد اس کی کوئی نہیں بیان کی گئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو شرابیوں کو مار پیٹ کر چھوڑ دیا کرتے تھے لیکن لوگوں نے اس سزا کو نرم سمجھا۔ تو پہلے چالیس دُرّے خلفاء کے زمانہ میں مقرر ہُوئے۔ مگر بعض لوگ پھر بھی شراب نہیں چھوڑتے تھے۔ حتیٰ کہ اسّی دُرّے پر بات آٹھہری۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف رجم ہی کیا۔ بلکہ کنواروں کو سَو تازیانوں کے علاوہ ایک سال کے لئے جلاوطن بھی کیا۔ حالانکہ یہ زیادتی بھی قرآن میں مذکور نہیں ہے۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مزید سختیاں صرف زمانی اور مقامی حالات کی وجہ سے تھیں۔ ورنہ عام سزا وہی ہے۔ جو قرآن میں بیان کی گئی ہے۔

اب ایک اور پہلو اس مسئلہ کا لیتا ہوں ایک صاحب فرمانے لگے۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا۔ تو ضرور کہیں نہ کہیں قرآن میں سے ہی استنباط کیا ہو گا میں نے عرض کیا۔ کہ اگرچہ مجھے خود پورا انشراح نہیں۔ تاہم ایک آیت ایسی ہے جس سے آپ ایسا استنباط کر سکتے ہیں۔ کہنے لگے جلدی بتاؤ۔ میں نے عرض کیا۔ کہ وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا۔ یعنی تم میں سے بیاہی ہوئی عورتیں اگر بدکاری کریں۔ تو ان پر چار گواہ مہیا کرو۔ اگر وُہ گواہی دیدیں۔ تو ان کو اپنے گھروں میں قید رکھو۔ جب تک کہ موت ان پر وارد نہ ہو جائے۔ یعنی قاضی یا عدالت فیصلہ صادر کر کے ان کو موت کی سزا نہ دیدے یا بے قصور پا کر ان کو بری نہ کر دے۔ اس آیت میں چار شہادتوں کا ہونا اس بات کا قرینہ ہے۔ کہ یہ آیت زنا کے لئے ہے۔ معمولی فحشا کے لئے نہیں ہے۔ ورنہ دو گواہ ہی کافی ہوتے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

لیکن یہ جو آئے دن طالب علم مسئلہ رجم اور مسئلہ تازیانہ پر بحث کرتے رہتے ہیں یہ ان دنوں میں بے فائدہ بحث ہے کیونکہ دونوں سزاؤں میں سے وُہ ایک کو بھی جاری نہیں کرا سکتے۔ جب وقت آئے گا۔ اس وقت دیکھا جائیگا۔ اس وقت لیجسلیٹو اسمبلی خود اس بحث کو طے کریگی۔ اور نصف عذاب کے متعلق بھی شکوک فضول ہیں۔ کیونکہ غلامی کا رواج آجکل دُنیا میں نہیں رہا۔

(۲۱۷) بقدرِ ضرورت انکشاف

قرآن مجید ایک مقفل خزانہ ہے۔ جس کی باریکیاں کچھ قرونِ اولےٰ میں ظاہر ہوئیں اور کچھ بقدرِ ضرورت درمیانی زمانہ میں مجددینِ اور اولیاء اللہ پر منکشف ہوتی رہیں یا آخر ایک نیا علم موجودہ دجالیت اور دہریت کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا گیا۔ صرف یہی نہیں ہے۔ کہ قرآن مطہر لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ زمانہ کی ضروریات کے مطابق اس کے خزائن باہر نکالے جاتے ہیں۔ اگر کسی زمانہ میں کسی خاص مسئلہ کی حکمت اور معرفت کی ضرورت پیش نہ آئے۔ تو خواہ کتنے ہی مطہر لوگ اس وقت موجود ہوں۔ وُہ خزانہ پھر بھی پوشیدہ رہتا ہے۔ جب تک کہ اس کا وقت نہ آجائے پس لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ کے ساتھ ساتھ یہ آیت بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

کے خلاف

اخبار "اہلحدیث" کی بے ہودہ سرائی

اخبار "اہلحدیث" ۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء میں بعنوان "قابل توجہ ایڈیٹر الفضل قادیان" ایک عجیب مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کے لکھنے والا خانپور کا کوئی دوکاندار عبدالحق نامی ہے۔ اس نے اپنے ایک خواب کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی سے مقابلہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ جسے پڑھ کر ہنسی بھی آتی ہے اور تعجب بھی۔ ہنسی تو اس لئے کہ اس بے چارے کا مبلغ علم اتنا ہے۔ کہ ابتدائے مضمون میں لکھتا ہے۔ "مرزا صاحب قادیانی نے ایک الہامی فرزند کی پیشگوئی کی تھی۔ جو تا وفات مرزا صاحب پوری نہ ہوئی۔" حالانکہ نہ صرف جماعت احمدیہ کا بچہ بچہ اس امر سے واقف و آگاہ ہے۔ بلکہ ایک دنیا جانتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس اولوالعزم فرزند کے پیدا ہونے کی اہل عالم کو خبر دی تھی۔ وہ آج ایک عالم کو اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے فیوض پہونچا رہا۔ اور مردہ دلوں کو زندہ کر رہا ہے۔ اور تعجب اس لئے پیدا ہوا کہ یہ اپنے ایک خواب کے پورے ہونے پر ہی پھولا نہیں سماتا۔ اور اس کا مقابلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الہامات و کشوف سے کرنے لگ گیا ہے۔ جن کی تعداد ہزاروں سے بھی متجاوز ہے۔

یہ شخص اپنے مضمون میں لکھتا ہے میں نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ میرے ہاں تین لڑکے پیدا ہوں گے۔ چنانچہ اب تک دو لڑکے پیدا ہو چکے ہیں۔ اور تیسرا بھی ضرور ہوگا۔ اس کے مقابلہ میں مرزا صاحب نے بھی کہا تھا کہ میرے ہاں ایک اولوالعزم فرزند پیدا ہوگا۔ مگر وہ پیدا نہ ہوا۔

امر اول کا جواب تو پہلے دیا جا چکا ہے۔ کہ یہ امر قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۶ء میں جس عظیم المرتبت فرزند کے تولد کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی تھی۔ وہ پوری نہیں ہوئی۔ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی۔ اور آج ایک دنیا اس کے پورا ہونے کی گواہ ہے۔ کیونکہ وہ عظیم الشان فرزند جس کے پیدا ہونے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی تھی۔ اور جس کے متعلق حضرت نعمت اللہ صاحب ولی نے بھی فرمایا تھا کہ ؎

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

وہ آج تمام دنیا کو فیوض پہونچا رہا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کو ترقی کی راہوں پر بڑی تیزی کے ساتھ گامزن کئے جا رہا ہے۔ کون ہے جو آپ کے کارناموں کو دیکھے اور پھر اس پیشگوئی کے پورا ہونے سے انکار کر سکے۔ "عبدالحق صاحب دوکاندار" تو شائد سلسلہ احمدیہ کے حالات سے بے خبر ہوں۔ لیکن اگر وہ چاہیں تو مولوی ثناء اللہ صاحب سے بھی دریافت کر سکتے ہیں۔ کہ کیا یہ درست نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ اس امر کی مدعی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری ہو چکی۔ پھر جبکہ مولوی ثناء اللہ صاحب خوب جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے افراد اس امر پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ یہ پیشگوئی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود باجود میں پوری ہو چکی ہے۔ تو یقیناً ان کا اخلاقی فرض تھا۔ کہ وہ اس کے ساتھ اپنا اختلافی نوٹ بھی دے دیتے مگر انہوں نے بھی مضمون کو بجنسہٖ شائع کر کے اپنی دیانت کا کوئی اعلےٰ نمونہ پیش نہیں کیا۔

غرض یہ بالکل جھوٹ اور بہتان ہے۔ کہ یہ پیشگوئی غلط نکلی۔ اور مرزا صاحب نعوذ باللہ کمال پریشانی کے ساتھ بے نیل مرام رخصت ہوئے۔" حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کی میعاد نو سال مقرر کی تھی اور فرمایا تھا کہ نو سال کے عرصہ میں ضرور ان صفات و شمائل سے مخصوص بچہ پیدا ہوگا۔ چنانچہ نو سال کے عرصہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پیدا ہوئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اعلان فرما دیا۔ کہ جس بچہ کے متعلق میں نے نو سال کی میعاد مقرر کی تھی۔ وہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس کا نام محمود ہے۔ اور اب وہ اتنے سال کا ہے۔ پس یہ پیشگوئی آفتاب نصف النہار کی طرح پوری ہو چکی ہے۔

دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ اگر عبدالحق صاحب کو تین بچوں کے پیدا ہونے کی رویا میں خبر دی گئی۔ تو یہ کوئی عجوبہ نہیں۔ کبھی کبھار کوئی سچا خواب ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ کنجنیاں بھی سچا خواب دیکھ لیتی ہیں بھنگنیں جنکا کام غلاظت اٹھانا ہوتا ہے۔ وہ بھی بعض دفعہ ایسا خواب دیکھ لیتی ہیں جو پورا ہو جاتا ہے۔ مگر ایک آدھ خواب کے آجانے یا اس کے پورا ہو جانے سے وہ ان برگزیدہ انسانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جن پر اللہ تعالےٰ کے الہامات کی بارش ہوتی ہے۔ اکی کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے جگنو میں بھی روشنی ہوتی ہے۔ اور آفتاب میں بھی۔ مگر جگنو آفتاب کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف حقیقۃ الوحی میں اسی امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"بعض فاسق اور فاجر اور زانی اور غیر متدین اور چور اور حرام خور اور خدا کے احکام کے مخالف چلنے والے بھی ایسے دیکھے گئے ہیں۔ کہ ان کو بھی کبھی کبھی سچی خوابیں آتی ہیں۔ اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ بعض عورتیں جو قوم کی چوہڑی یعنے بھنگن تھیں جن کا پیشہ مردار کھانا اور ارتکاب جرائم کام تھا۔ انہوں نے ہمارے روبرو بعض خوابیں بیان کیں۔ اور وہ سچی نکلیں۔ اس سے بھی عجیب تر یہ کہ بعض زانیہ عورتیں اور قوم کے کنجر جن کا دن رات زناکاری کام تھا۔ ان کو دیکھا گیا کہ بعض خوابیں انہوں نے بیان کیں۔ اور وہ پوری ہو گئیں۔ اور بعض ایسے ہندوؤں کو بھی دیکھا۔ کہ جو نجاست شرک سے ملوث اور اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ بعض خوابیں ان کی جیسا کہ دیکھا تھا۔ ظہور میں آگئیں"

پھر اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"عنایت ازلی نے جو انسانی فطرت کو ضائع کرنا نہیں چاہتی۔ تخم ریزی کے طور پر اکثر انسانی افراد کی یہ عادت اپنی جاری کر رکھی ہے کہ کبھی کبھی سچی خوابیں یا سچے الہام بھی ہیں۔ تا وہ معلوم کر سکیں۔ کہ ان کے لئے آگے قدم رکھنے کے لئے ایک راہ کھلی ہے"

پس ایسی خوابیں ہرگز فخر کے قابل نہیں ہوتیں۔ اگر عبدالحق صاحب غور کرینگے تو ان کو نظر آجائیگا۔ کہ ایسی خوابیں ہندوؤں اور سکھوں کو بھی آتی رہتی ہیں۔ اور وہ پوری ہو جاتی ہیں۔ پس "اہلحدیث" کا اس خواب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رؤیاء و کشوف اور الہامات کے مقابلہ میں پیش کرنا ایسی ہی بات ہے۔ جیسے وہ شخص جس کے پاس صرف ایک دمڑی ہو۔ ایسے بادشاہ کے مقابلہ میں اپنے آپ کو پیش کرے جس کے خزانے دولت سے بھرے پڑے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کا بھی یہی حال ہے۔ آپ کی پیشگوئیاں انفسی بھی ہیں اور آفاقی بھی۔ آپ کی پیشگوئیاں دوستوں کے متعلق بھی ہیں۔ اور دشمنوں کے متعلق بھی۔ آپ کی پیشگوئیاں حکومتوں کے متعلق بھی ہیں اور رعایا کے متعلق بھی۔ اسی طرح آپ کی پیشگوئیاں فلکی تغیرات کے متعلق بھی ہیں۔ اور ارضی تغیرات کے متعلق بھی۔ ان میں انذار بھی ہے اور تبشیر بھی۔ پھر وہ ایک زمانہ کیلئے نہیں بلکہ لمبے عرصہ کیلئے ہیں اور ایک نسل کے لئے ہیں۔ بلکہ تمام نسلوں کیلئے ہیں۔

پس آپ کی پیشگوئیوں کا ایک ایسے خواب سے مقابلہ کرنا جو ذلیل ترین زندگی بسر کرنیوالے انسان کو بھی آسکتی ہے بہت بڑی نادانی اور جہالت ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۔ اور ان مظالم میں ان لوگوں نے کس بیباکی سے حصہ لیا جو آج اپنے آپکو اس لئے مظلوم قرار دے رہے ہیں کہ امیروں کے ہاں سے انہیں پہلے کی طرح کچھ نہیں پہنچ رہا۔ اور ان کی آمد کے وہ ذرائع بند ہو گئے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے تھے۔

سب سے پہلا اور بنیادی واقعہ تو وہ جلسہ ہے جو احرار نے ۱۹۳۴ء میں محض اس لئے قادیان میں کیا۔ کہ جماعت احمدیہ کو جس قدر بھی دکھ اور تکلیف پہنچا سکتے ہوں پہنچائیں اور اس میں ان لوگوں نے جو آج اپنے آپکو مظلوم ظاہر کر رہے ہیں جس زور شور اور سرگرمی سے حصہ لیا۔ اسے وہ خود بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کو قطعاً نظرانداز کرتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاندان نہ صرف قادیان میں بلکہ اس تمام علاقہ میں نہایت ہی معزز خاندان ہے اور اس خاندان کے قادیان کے ہر باشندہ پر خواہ وہ کسی مذہب ملت کا ہو بہت بڑے احسانات ہیں۔ ان لوگوں کے پیچھے چل کر جن کا کام آج یہاں اور کل وہاں فتنہ و فساد برپا کرنا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس اور قابل صد احترام خاندان کے خلاف احمدیت کے خلاف اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات کے خلاف نہایت ہی گندے اور فحش نعرے لگائے۔ اور اس بات کی انتہائی کوشش کی کہ احراری لاؤ لشکر جو اصحاب الفیل کا مثیل بنکر قادیان دارالامان پر حملہ آور ہوا تھا۔ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دے۔ چنانچہ احرار نے اپنے جلسہ میں یہ دعویٰ بھی کیا۔ مگر جس کا محافظ خود خدا تعالےٰ ہو اس کا کوئی اور کیا بگاڑ سکتا ہے احرار کو سخت ناکامی ہوئی اور ان کے ساتھ ہی ان کے قادیانی ایجنٹ بھی ذلیل و خوار ہو گئے۔

پھر اس جلسہ میں تین دن اور رات جس قدر فحش کلامی کی گئی۔ اس سے زمین و آسمان کانپ اٹھے۔ اور ایوان حکومت میں بھی ہلچل پیدا ہوئی۔ جماعت احمدیہ نے یہ سب کچھ دیکھا اور سنا مگر کیا مجال کہ خون کے آنسو رلانے والی اور آپے سے باہر کر دینے والی بدزبانی اور دشنام دہی کے باوجود کسی احمدی نے کسی کے خلاف انگلی تک اٹھائی ہو۔ ہاں اِنَّمَا اَشْکُوْ بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ کہکر خدائے ذوالجلال کے حضور ہم ضرور گڑگڑاتے رہے۔ آخر اس نے ہماری پکار سنی اور خود احرار کی ناکامی اور نامرادی کے اسباب مہیا فرمائے۔

ان حالات میں کیا دنیا کا کوئی شریف انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے ہر قسم کے فوائد حاصل کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے خلاف اس قدر کمینگی کا اظہار کیا انکے ساتھ اب بھی احمدیوں کو لین دین خرید و فروخت اور ملنے جلنے کے تعلقات رکھنے چاہئیں اور انکو ہر طرح سے فوائد پہنچانے چاہئیں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر اس مظلومیت کا کیا مطلب جس کا اظہار قادیان کے اسی قماش کے لوگوں نے کیا ہے۔ دراصل ظالم وہ

خلافت ثانیہ کی حقانیت کے متعلق ایک رؤیا

بچپن میں میں نے اپنے والد صاحب محترم (حاجی اللہ بخش صاحب ساکن چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ) سے صداقت خلافتِ ثانیہ کے متعلق ایک رؤیا سنا تھا۔ لیکن چونکہ بچپن میں ہی حصول تعلیم کی خاطر میں دارالامان چلا گیا۔ اس لئے مجھے وہ رؤیا مکمل طور پر یاد نہ رہا۔ اب جب میں ہانگ کانگ آیا۔ اور الفضل میں بعض احباب کی خوابیں۔ رؤیاء و کشوف حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صداقت کے متعلق پڑھے۔ تو میں نے اپنے والد صاحب محترم کی خدمت میں عریضہ لکھا۔ کہ مجھے وہ رؤیا اپنے الفاظ میں تحریر فرما دیں۔ چنانچہ انہوں نے وہ ارسال فرما دیا جو آپ ہی کے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں۔

"کشوف اور رؤیاء جن کی بناء پر احمدیت قبول کی گئی تھی محض فضل الٰہی تھا۔ ہاں جب خلافت ثانیہ کے وقت فتنہ اٹھا۔ تو میر مدثر شاہ صاحب مبلغ غیر مبایعین یہاں آئے۔ اور انہوں نے بوجہ کتب حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ناواقفیت کے ہمیں مغالطہ میں ڈالدیا۔ اسوقت اللہ تعالےٰ نے اس عاجز کی خاص دستگیری فرمائی۔ چنانچہ رؤیاء میں دیکھا کہ بندہ اپنی زمین متصل عہدی پور (ہمارے گاؤں سے ایک میل مغرب کی طرف) میں ہے۔ اور جو رستہ عہدی پور سے منگولے کو آتا ہے پاس سے ایک کھیت شمالی جانب جو "کلی" کے پاس ہے۔ بندہ وہاں کھڑا ہے اس وقت کیا دیکھتا ہے۔ کہ دو شخص ایک گھوڑی پر اور دوسرا اونٹنی پر سوار بیت اللہ کی طرف سے قادیان کو آرہے ہیں۔ اس عاجز نے فراست سے معلوم کیا کہ احمدی ہیں۔ اور ان کا استقبال کرنا چاہیئے۔ لہٰذا ان کو دیکھ کر بندہ ان کے رستہ میں ان کے آگے جا کھڑا ہوا۔ میری طبیعت پر اس وقت جو راحت اور خوشی تھی وہ بہت ہی کمال کی تھی۔ انہوں نے السلام علیکم کہا بندہ نے وعلیکم السلام کہکر سوال کیا۔ کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا "قادیان شریف" اور ایک بڑا شیشہ جس پر "قادیان شریف" لکھا ہوا تھا انہوں نے میرے سامنے کیا۔ جس سے میرا اطمینان قلب ہو گیا۔ اور میں نے ان کے ساتھ راہ لی۔ جب موضع پہلہ جہاراں پہنچے۔ تو دیکھا حضرت چوہدری غلام محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ ۲ ضلع سیالکوٹ بہت سی خلقت کو کھانا کھلا رہے ہیں اور صرف اکیلے۔ کھانا بھی نہایت عمدہ اور رنگا رنگ کا ہے۔ جس سے مجھے حیرانی ہوئی۔ کہ اتنی خلقت کو اکیلے کیونکر کھانا پہنچا رہے ہیں نہایت ہی اس اطمینان کے ساتھ کھانا کھلا رہے ہیں۔ کہ جیسے ایک میزبان صرف ایک مہمان کو کھانا کھلا رہا ہو۔ جب حضرت چوہدری صاحب نے ہمیں دیکھا۔ تو حسب معمول نہایت خندہ پیشانی سے بندہ کو اور ان دو معزز سواروں کو جن کے چہرے بہت ہی نورانی تھے۔ فرمایا۔ کہ پہلے کھانا کھا لیں۔ اور پھر آرام کریں۔ چنانچہ ہم تینوں نے اس دعوت میں شامل ہو کر کھانا کھایا اتنے میں آنکھ کھل گئی۔

خاکسار محمد اسحٰق احمدی از ہانگ کانگ

ٔ "کلی" ایک فقیر کا مقبرہ ہے۔ جو تمام علاقہ میں کلی کے نام سے مشہور ہے۔ اسحٰق"

یورپ میں خوفناک جنگ کا خطرہ

خیال کیا گیا تھا۔ کہ چیکوسلواکیہ کے متعلق ہر ہٹلر کے مطالبات منظور کر لینے سے یورپ جنگ کے خطرہ سے بچ جائے گا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ ایسے امن خواہ لوگوں کی مخلصانہ جد وجہد کے باوجود وہ وقت نزدیک سے نزدیک آ رہا ہے۔ جب کہ ایک خوفناک جنگ شروع ہو جائے۔ اس سلسلہ میں ہر ہٹلر کی ایک تازہ تقریر اور اس کے متعلق امریکہ۔ فرانس اور برطانیہ کے اخبارات کی رائے زنی خاص اہمیت رکھتی ہے۔

ہر ہٹلر کی تازہ تقریر

۱۰ر اکتوبر۔ سار بروکن میں عوام کے ایک مظاہرہ کے سامنے ہر ہٹلر نے تقریر کرتے ہوئے قلعہ بندی کی ان تجاویز کا ذکر کیا جن پر اس علاقہ میں عمل کیا جا رہا ہے اور کہا۔ ان حالات کی موجودگی میں میں نے اس بات کا فیصلہ کر رکھا ہے۔ کہ اس قلعہ بندی کو مغرب کی جانب وسیع کیا جائیگا اور اس میں ایکس لاشیپل اور ساربروکن کے اضلاع کو شامل کیا جائے گا۔ ہر ہٹلر نے یہ بھی بتایا کہ وہ آئندہ چند دنوں میں گذشتہ چند ماہ کے ایمرجینسی قوانین کو معطل کر دے گا اور ہزار ہا ریزرو مزدوروں کو واپس کام پر بھیج دے گا چیکوسلواکیہ کی الجھن کے دوران میں جرمنوں کے ضبط و تحمل کے لئے ان کا شکریہ ادا کرنے کے بعد ہر ہٹلر نے اس بات پر زور دیا کہ جرمنی صرف امن کا خواہشمند ہے۔ اس سلسلے میں اس نے برطانیہ کا خاص طور پر ذکر کیا۔ اس نے کہا یہ بات بہت ہی بہتر ہوگی اگر برطانیہ معاہدہ ورسیلز کی چند شرائط سے دست بردار ہو جائے۔ اگر برطانوی پارلیمنٹ ایک ناصح کی حیثیت سے مداخلت کے خواہشمند ہوں تو ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ برطانوی سیاستدانوں اور برطانوی پارلیمنٹ کے ممبروں کو اس امر کی ضرورت نہیں۔ کہ وہ جرمنی میں بسنے والے جرمن شہریوں کی حالت کے متعلق کسی قسم کی تحقیقات کریں۔ انگلستان میں ہم نے کبھی ایسی باتیں نہیں کیں ہٹلر نے کہا۔ بعض ممالک ایسے ہیں جن میں ایسے سیاستدانوں کو جو قیام امن کے خواہاں ہوں۔ کسی وقت بھی ہٹایا جا سکتا ہے۔ اور ان کی جگہ وہ آدمی آ سکتے ہیں جو قیام امن کی خواہش نہیں رکھتے۔ اگر برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین کی جگہ کوئی انتھونی ایڈن یا ڈف کوپر۔ لے لے تو ہم اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ قیام امن کی نسبت جنگ کی ہی خواہش رکھے گا۔

فلسطین کے مسئلے کا تذکرہ کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے کہا۔ ہم اس مسئلے کو ان لوگوں پر چھوڑتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ خدا نے انہیں ان مسائل کے حل کے لئے مقرر کیا ہے۔ ہمیں ایسے مسائل میں مداخلت کی ضرورت نہیں۔ البتہ جب یہ لوگ مصالحت کرانے کی کوشش کریں گے تو ہم ایک طرف کھڑے ہو کر حیرت سے اس امر کا مطالعہ کریں گے کہ یہ لوگ اس مسئلے کا حل کیسے کرتے ہیں۔ اور اپنی طرف سے ہم انہیں یہ مشورہ دیں گے کہ وہ اپنے ہی مسائل کی فکر کریں۔ ہمارے مسائل سے الجھنے کی قطعی طور پر کوشش نہ کریں۔

خاتمہ پر ہر ہٹلر نے کہا۔ جرمنی کے استحکام کا جو کار عظیم میں نے اپنے ذمہ لیا تھا وہ ختم ہو گیا۔ جرمنی کی سلطنت کافی وسیع ہو گئی ہے۔ کس قدر شکر کا مقام ہے کہ گذشتہ چند سالوں میں ہم نے جو کچھ حاصل کیا ہے۔ اس میں کشت و خون کی ضرورت پیدا نہیں ہوئی۔ اور ہمارے ایک بھی آدمی کا خون نہیں ہوا۔

ہر ہٹلر کی تقریر نصف گھنٹہ سے کم عرصہ تک جاری رہی۔

اخبارات کی آراء

اخبار "نیویارک ٹائمز" ہر ہٹلر کی اس تقریر پر جو اس نے ساربروکن میں کی ہے رائے زنی کرتا ہوا لکھتا ہے "جو لوگ یہ امیدیں لگائے بیٹھے تھے۔ کہ میونخ میں ہر ہٹلر کے تمام مطالبات تسلیم کر لئے جانے سے یورپ میں امن قائم ہو جائے گا۔ انہیں ہٹلر کی اس تقریر سے کوئی روشنی کی جھلک دکھائی نہیں دیتی۔ ہر ہٹلر نے انگلستان اور فرانس کا شکریہ تک ادا نہیں کیا کہ ان ہر دو ممالک نے اسے سوڈیٹن علاقہ دلانے میں امداد کی ہے۔ وہ برطانیہ کو اب یہ جتانے لگا ہے کہ ان کو کس قسم کی گورنمنٹ چاہیئے کہ جسے وہ منظور کر لے گا" "ہیرلڈ ٹریبیون" نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ "ہٹلر نے اپنی تقریر میں کوئی ایسی بات نہیں کہی جس سے یہ سمجھا جائے کہ وہ اب فرانس پر حملہ نہیں کرے گا۔ نیز اس نے برطانیہ کو متنبہ کیا ہے کہ وہاں کی حکومت کی باگ ڈور حسب دستور چیمبرلین کے ہاتھ میں رہے چرچل یا اس کے حواریوں کے ہاتھ میں نہ چلی جائے۔ ورنہ اسے جنگ کے لئے تیار رہنا چاہیئے" فرانسیسی اخبارات بھی ہر ہٹلر کی اس تقریر پر بہت تلخ ہو رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہر ہٹلر سخت غلطی کرے گا اگر اس نے غم و غصہ کا احساس نہ کیا جس کا اظہار برطانیہ اور فرانس میں اس بات پر کیا جا رہا ہے کہ ان دونوں ممالک پر دباؤ اور دھمکیوں سے جن کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔ امن ٹھونسا گیا ہے ایک اخبار کے ڈپلومیٹک نامہ نگار کا بیان ہے کہ "ہر ہٹلر جنوری میں نوآبادیات کا مطالبہ کرنے والا ہے۔ اس لئے وہ ابھی سے جوش و خروش اور طاقت کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ تاکہ برطانیہ پر رعب ڈال سکے" ایک اور فرانسیسی اخبار نے لکھا ہے کہ جرمنی کے حوصلے اب اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ وہ روکے نہیں رک سکتا۔ جنگ کا دن نزدیک آ رہا ہے۔ یا تو ہمیں اس کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ یا السیس۔ لورین فلینڈرس۔ الجیریا۔ مراکو اور ہند چینی اس کے حوالے کرنے پڑیں گے۔

سڈنی (آسٹریلیا) سے "ڈیلی ٹیلی گراف" لنڈن کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ "یورپ میں جنگ کے خطرہ ٹل جانے کی وجہ سے ۹ر اکتوبر کو آسٹریلیا بھر میں اظہار مسرت کیا گیا۔ مگر چونکہ جرمن فوجوں نے چیکوسلواکیہ کے اس قدر حصے پر قبضہ کر لیا ہے۔ کہ ہٹلر کے گوڈس برگ کے مطالبات سے بھی بڑھ گیا ہے۔ تو لوگ اظہار افسوس کرنے لگے۔ آسٹریلیا کے انگریز باشندے یہ محسوس کر رہے ہیں کہ گو اب جنگ کا خطرہ ٹل گیا ہے۔ مگر ہٹلر جلد ہی نوآبادیات کا مطالبہ شروع کر دے گا" اخبارات اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے لئے یہ ایک فوجی سبق ہے کہ برلن۔ روم۔ ٹوکیو کے اتحاد نے آسٹریلیا کو خطرے کے نزدیک تک پہنچا دیا ہے۔ یہاں تک کہ گذشتہ جنگ عظیم کے بعد اسے اس قدر خطرہ نزدیک نہیں آیا تھا۔

کہا جاتا ہے۔ کہ اگر جنگ چھڑ گئی تو سنگاپور کے فوجی استحکامات بھی آسٹریلیا کو جاپان سے نہیں بچا سکتے۔ اس لئے اہل آسٹریلیا خوف کھا رہے ہیں۔

ہر ہٹلر کی تقریر پر برطانیہ۔ فرانس اور ان تمام ممالک میں غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ جو قیام امن کے خواہاں ہیں یورپ کے تمام سیاسی مدبر اب اس فکر میں ہیں کہ جس طرح ہو سکے دنیا کو آئندہ جنگ کی آگ سے بچایا جا سکے۔

احباب وی پی ضرور وصول فرمائیں

جیسا کہ قبل ازیں بذریعہ اخبار اعلان کیا گیا تھا جن احباب کا چندہ ۲۵ر ستمبر ۱۹۳۸ء سے ۲۰ر اکتوبر ۱۹۳۸ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام وی پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ ۱۰ر اکتوبر سے قبل جن احباب نے ادائیگی کر دی تھی یا کوئی اطلاع دی تھی ان کے وی پی روک لئے گئے تھے لیکن جن احباب نے کوئی اطلاع نہیں دی۔ اور نہ کوئی ادائیگی کی ہے ان کے نام وی پی ارسال ہو چکے ہیں ایسے تمام احباب کو چاہیئے کہ وہ وی پی ضرور وصول فرمائیں۔ الفضل مالی لحاظ سے اس وقت نہایت نازک دور میں سے گذر رہا ہے ان حالات میں احباب کا فرض

وصیتیں

نمبر ۵۲۰۳ منکہ محمد رمضان ولد ابراہیم قوم سیام پیشہ معماری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن محلہ دار الفضل قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۶/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اسوقت میری حسب ذیل جائیداد ہے اول ایک مکان واقعہ محلہ دار الفضل قادیان مشتمل بر دو کمرہ صحن کل رقبہ ۸ مرلہ۔ دوم زمین سات مرلہ واقعہ متصل کوٹھی چوہدری فتح محمد صاحب قادیان ہر دو جائیداد کی مالیت موجودہ اندازاً ساڑھے تین صد روپے و نوے روپے علی الترتیب ہیں۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت اندازاً سولہ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد: مستری محمد رمضان بقلم خود دار الفضل قادیان۔
گواہ شد: حکیم احمد دین محلہ دار السعۃ بقلم خود۔ گواہ شد: مستری محمد الدین محلہ دار السعۃ قادیان۔

نمبر ۵۲۰۵ منکہ حسین بی بی زوجہ حکیم احمد الدین قوم سکھو عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دار السعۃ ڈاکخانہ قادیان دار الامان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۶/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اب مجھے میرے خاوند حکیم احمد الدین نے حق مہر کے عوض میں ایک مکان محلہ دار السعۃ قادیان جو کہ ۸ مرلہ میں تعمیر ہے۔ اور تین کمرہ پر مشتمل ہے۔ میں سے ۱/۳ حصہ دیدیا ہے۔ اس مکان مذکور میں دو حصہ دار غلام حیدر اور غلام رسول جو کہ خاوند موصوف کے رشتہ دار ہیں حصہ دار ہیں۔ دو حصے مکان میں سے ان کے ہیں۔ اور ایک حصہ میرا۔ مکان کی مجموعی قیمت اس وقت مبلغ چھ صد روپیہ ہے۔ اس میں سے مبلغ دو صد روپیہ میرے حصہ میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی میری جائیداد بصورت زیور اور نقدی نہیں ہے۔ نہ ہی کوئی آمدنی ہے۔ اس لئے میں صرف مذکورہ جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی اگر میں کوئی رقم اس مذکورہ جائیداد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کراؤں تو وہ رقم اس میں سے منہا سمجھی جائے گی۔ الامۃ حسین بی بی نشان انگوٹھا
گواہ شد: حکیم احمد دین بقلم خود خاوند موصیہ
گواہ شد: محمد سعید اللہ موصی ۲۱۱۱ دار السعۃ بقلم خود۔

نمبر ۵۲۳۶ منکہ سبحان علی ولد برکت علی صاحب قوم قانون گو شیخ پیشہ ملازمت موٹر ڈرائیوری عمر تقریباً ۳۵ سال تاریخ بیعت ۸ فروری ۱۹۲۰ء ساکن رحیم آباد ڈاکخانہ فتو پور ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۰/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ جس کی کل قیمت ۵۷۰/۰ روپے ہے لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں، بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت ۵۰/۰ روپے ماہوار تنخواہ اور تین روپے بطور پنشن کل ۵۳/۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

(۱) ایک مکان خام معہ دکان نیم پختہ واقع موضع رحیم آباد تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور جس کی موجودہ قیمت اندازاً مبلغ ۲۵۰/۰ روپے ہے (۲) ایک مکان خام واقعہ موضع رحیم آباد تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور جس کی موجودہ قیمت ۲۰۰/۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۲ حصہ کا میں مالک ہوں۔ دوسرا نصف حصہ میرے چھوٹے بھائی کا ہے۔ (۳) ایک قطعہ اراضی ۱۹ مرلہ واقع محلہ دار الشکر غربی قادیان جس کی موجودہ قیمت اندازاً ۲۵۰/۰ روپے ہے۔

العبد: سبحان علی بقلم خود حال بنگلہ ۱۲ بنگش روڈ نئی دہلی۔ گواہ شد محمد شریف چغتائی ۱۲ ایک سکوئر نئی دہلی۔ گواہ شد نذیر احمد خان ۱۲ ایک سکوئر نئی دہلی۔

نمبر ۵۲۳۵ منکہ اللہ دتہ ولد مہر ابراہیم قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت نومبر ۱۹۳۵ء ساکن ویروووال افغاناں ڈاکخانہ خاص ضلع امرتسر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۸/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد دس روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ اللہ دتہ بقلم خود موصی
گواہ شد شیخ عابد علی سکرٹری احمدیہ دار التبلیغ ویروووال افغاناں۔ گواہ شد عبد المجید خان بقلم خود۔ امیر المجاہدین حلقہ تحریک جدید ویروووال افغاناں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

یروشلم ۱۰ اکتوبر۔ ملک کے طول و عرض میں ہولناک لڑائی شروع ہے۔ شرق اردن کی سرحد پر فلسطینی عربوں اور سرحدی سپاہیوں میں خونریز لڑائی ہوئی جس میں برطانوی ہوائی جہاز بھی استعمال کئے گئے۔ ۵۰ عرب ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ ایک اور جگہ لڑائی میں چار کنسٹیبل اور دو یہودی ہلاک ہو گئے۔ یروشلم میں تمام رات گولی چلتی رہی۔

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ ایک انٹرویو کے دوران میں بنگال کے وزیر اعظم مسٹر فضل الحق صاحب نے کہا کہ میری وزارت سے قبل بنگال میں تین ہزار سیاسی قیدی تھے۔ جن میں سے اب صرف پچاس رہ باقی ہیں۔

امرتسر ۱۱ اکتوبر۔ ایک جگہ شب برات کے لئے آتشبازی تیار کی جا رہی تھی۔ کہ اسے آگ لگ گئی جس سے چھ آدمی زندہ جل کر مر گئے۔ چار زخمی ہسپتال میں پڑے ہیں۔

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ حکومت سندھ نے علاقہ سکھر بند کے جدید مالیہ کے سسٹم کے متعلق جو تجاویز کر رکھی تھیں۔ ان کی بنا پر حکومت اور حزب مخالف میں تنازعہ پیدا ہو چکا تھا۔ مگر کانگرس ہائی کمانڈ نے کہا تھا۔ کہ وزارت سندھ کی تائید اسی صورت میں کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ ان تجاویز کے التوا کا اعلان کر دے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ثالثی فیصلہ کے لئے یہ تجاویز سر سکندر حیات خان کے پیش کی جائیں گی۔

برلن ۱۱ اکتوبر۔ چیکوسلواکیہ کے معاملہ میں ایک نئی الجھن پیدا ہو گئی ہے میونخ کانفرنس میں طے ہوا تھا۔ کہ سوڈیٹن علاقہ سے چیک مشینوں اور کارخانوں وغیرہ کا کوئی سامان نہیں اٹھا سکتے۔ اب ارکان کمیشن یہ بحث کر رہے ہیں کہ اس سے مراد صرف سرکاری کارخانے ہیں یا پرائیویٹ بھی۔ جرمن نمائندہ اس مفہوم کا مطلب بہت وسیع لیتا ہے۔ لیکن دیگر ارکان کو اس سے اختلاف ہے۔

شملہ ۱۱ اکتوبر۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ حضور نظام نے علی گڑھ یونیورسٹی کی چانسلرشپ تین سال کے لئے منظور فرمائی ہے۔

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ دہلی کے ایک کانگرسی اخبار "راشٹر دیپکا" پر ایک مضمون کی بناء پر جو اس نے اپریل میں شائع کیا تھا توہین عدالت کا مقدمہ چل رہا تھا۔ آج ایڈیٹر اور پرنٹر نے معافی مانگ لی۔ اور آئندہ محتاط رہنے کا وعدہ کیا۔ ہائیکورٹ نے معافی کو منظور کر لیا۔ مگر پچاس روپیہ خرچہ ڈال دیا۔

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ مسلم لیگ کانفرنس میں مسلم فیڈریشن کے قیام کی تجویز پیش ہو کر منظور ہو چکی ہے۔ جس کے رو سے مسلم اکثریت کے صوبوں اور مسلم ریاستوں کو مکمل آزادی مل سکے۔ اور جسے ایسے حقوق حاصل ہوں۔ کہ اس میں بیرون ہند کی کوئی مسلم حکومت بھی اگر چاہے۔ تو شامل ہو سکے۔

ہوشیارپور ۱۱ اکتوبر۔ زمیندار کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے سر سکندر حیات خان نے کہا۔ کہ عدالتی ملازمتوں میں زراعت پیشہ لوگوں کے لئے ۴ فیصدی ملازمتیں مخصوص کر دی گئی ہیں۔ اور ان لوگوں کو ڈگریوں کے اجراء کی پریشانیوں سے بچانے کے لئے میں ایک قانون بنوانے والا ہوں۔

برلن ۱۱ اکتوبر۔ سوڈیٹن علاقہ پر قبضہ کرنے کے بعد ہٹلر نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی کا قانون اس علاقہ پر نافذ کیا گیا ہے۔ اور آئندہ اس علاقہ میں جرمنی کا قومی نشان اور جھنڈا استعمال کیا جائے گا۔

کابل ۱۱ اکتوبر۔ اطالوی اخبارات راوی ہیں کہ امان اللہ خان سابق شاہ افغانستان نے ایک انگریز عورت کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ اس خاتون کی تصویر بھی اخبارات میں شائع ہو چکی ہے

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جب سے سپین میں خانہ جنگی شروع ہوئی ہے۔ حکومت اٹلی اس میں مداخلت پر ۷۰ ارب لیرا (۱۲ ارب ۴۴ کروڑ روپیہ) خرچ کر چکی ہے۔ اور ۷۰ ہزار اطالوی سپاہی جنرل فرینکو کی امداد کر رہے ہیں۔

دہلی ۱۱ اکتوبر۔ سی۔ پی اسمبلی کے سپیکر کی صدارت میں آریہ رکشا کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں آریہ سماجیوں پر حیدرآباد میں پابندیوں کے مسئلہ پر غور کیا گیا مہاتما نرائن سوامی کو ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ عنقریب ہی انفرادی سول نافرمانی شروع ہونے والی ہے

پشاور ۱۱ اکتوبر۔ ڈپٹی کمشنر بنوں کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ چونکہ بعض سرحدی قبائل سرکاری علاقہ پر حملے کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے کوئی دوکاندار قبائلی لوگوں کے پاس کوئی خوردنی شے فروخت نہ کرے۔ اگر کوئی شخص اس حکم کی خلاف ورزی کرے گا۔ تو اس کا تمام مال ضبط کر لیا جائے گا۔ اور سخت سزا دی جائیگی اس حکم پر تمام دوکانداروں کے دستخط لئے جائیں گے۔

سری نگر ۱۱ اکتوبر۔ کشمیر گورنمنٹ نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کے رو سے آئندہ جاگیر جنگی کی عدالتیں کشمیر ہائیکورٹ کے ماتحت ہونگی۔ اور ان کے فیصلہ کی اپیل کشمیر ہائی کورٹ میں ہو سکے گی۔

شیلانگ ۱۱ اکتوبر۔ آسام اسمبلی کے یورپین ممبروں کو صوبہ کانگرس نے دھمکی دی تھی۔ کہ اگر وہ مسلم ممبروں کے ساتھ شامل ہوئے۔ تو اس کے معنے ان کی طرف سے کانگرس کے خلاف اعلان جنگ ہوگا۔ اس کے جواب میں ایک یورپین ممبر نے لکھا ہے کہ مسٹر بوس کی دھمکیاں ہم کو ڈرا نہیں سکتیں۔ اور ہم جو مناسب سمجھیں گے۔ کریں گے۔

اتمان زئی ۱۱ اکتوبر۔ گاندھی جی کے پرائیویٹ سیکرٹری نے پریس رپورٹر سے بیان کیا۔ کہ صوبہ سرحد میں گاندھی جی کے قیام کا عرصہ ابھی معین نہیں کیا جا سکتا لیکن وہ یہاں سے جانے سے قبل اس صوبہ کے مسائل کا آخری حل تلاش کرنا چاہتے ہیں۔

پشاور ۱۱ اکتوبر۔ آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر حکومت ہند یہاں آئے ہوئے تھے۔ خان بہادر قلی خان صاحب نے ان کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی۔ جس میں بہت سے معززین شریک ہوئے۔ آج آپ کوہاٹ روانہ ہو گئے ہیں۔

جبل پور ۱۱ اکتوبر۔ چار روز کی گرما گرم بحث کے بعد مہاکوشل پرانشل کانگرس کمیٹی کا اجلاس آج ختم ہو گیا۔ اور کانگرس نگر کی تعمیر کے لئے جو سب کمیٹیاں مقرر کی گئی تھیں وہ سب کی سب توڑ دی گئیں۔ کیونکہ ان کے بعض ممبروں کے خلاف روپیہ کو غبن کرنے کے شدید الزامات تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس کے انعقاد کے مقام میں بھی تبدیلی کر دی جائے گی۔

لکھنؤ ۱۱ اکتوبر۔ مدح صحابہ کمیٹی کی ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ پہلے کی طرح پھر ایجی ٹیشن شروع کر دی جائے اور سول نافرمانی کی جائے۔

یروشلم ۱۱ اکتوبر۔ ڈسٹرکٹ کمشنر کی کار پر دوپہر کے وقت چار بم پھینکے گئے جن میں سے دو پھٹ گئے۔ لیکن کوئی شخص مجروح نہیں ہوا۔

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ راجہ نریندر ناتھ نے اپنی پارٹی کی ایک میٹنگ طلب کی ہے تا اس میں فیصلہ کیا جائے۔ کہ اس پارٹی کے ملازم ممبر وزارت سے علیحدہ ہو جائیں۔ یا نہیں۔ بنیوں کی کانفرنس کے سیکرٹری نے دھمکی دی ہے کہ اگر یہ ممبر علیحدہ نہ ہوئے۔ تو ان کے مکانوں پر پکٹنگ کیا جائے گا۔

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ سیاسی حلقوں میں یہ افواہ گرم ہے کہ لارڈ لنلتھگو کی لنڈن سے واپسی پر بہت سے سیاسی قیدی رہا کر دیئے جائیں گے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی